مدارالافاضل: اکبری عہد کا ایک اہم فارسی لغت

زاہدہ ناز
اسسٹنٹ پروفیسر فارسی
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلشن راوی، لاہور

MADAR AL AFAZIL
AN IMPORTANT PERSIAN DICTIONARY OF AKBAR'S PERIOD

Zahida Naz
Assistant Professor of Persian
Govt. Degree College(W), Gulshan-e-Ravi, Lahore

Abstract

Dictionaries like grammar and compositional books are helpful to learn and comprehend a language especially the foriegn ones. The Persian language remained the literary as well as official language of the Indo-Pak Subcontinent in the past many centuries. The indigenous took special interest in learning Pesian and excelling in it. There appeared a good number of dictionaries of Persian in the Subcontinent. Madar al Afazil is one of them which was written in the reign of the Mughal emporer Akbar by a profound scholar of Persian and Arabic.This dictionary is an important lexicographal document. Former Principal of Oriental College Dr Muhamad Baqir edited its manuscript and published it in four volums from Punjab University, Lahore. The article is an introductory study of the said dictionary.

Keywords:

اللہ داد فیضی، ڈاکٹر محمد باقر، مدارالافاضل، طبقات اکبری، فارسی، عربی، ادب، برصغیر پاک و ہند

فارسی زبان وادب کا اپنے مرکز یعنی ایران سے باہر جیسا استقبال برصغیر پاک وہند میں دیکھنے کو آیا اس کی مثال زبانوں کی تاریخ میں شاذ ہی ملتی ہے۔ فارسی یقیناً اہل برصغیر کے لیے ایک غیر ملکی زبان تھی مگر مقامی باشندوں کا اس کی طرف میلان اور اس میں مہارت کی کوشش ایک ناقابل یقین واقعہ ہے۔ فارسی ماضی میں برصغیر کی علمی وادبی زبان تو تھی ہی، مگر جب اسے سرکاری حیثیت بھی حاصل ہوگئی تو اس کی ترویج وترقی اپنے عروج کو پہنچ گئی بالخصوص مغل عہد میں اسے بے مثال فروغ نصیب ہوا۔ علمی وسرکاری ضرورت کے پیش نظر فارسی خواص وعوام کی ضرورت بن گئی۔ چوں کہ فارسی مقامی زبان نہیں تھی اس لیے اس کی تعلیم وتفہیم کے لیے قواعدی کتب کے ساتھ ساتھ لغات کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ اس ضرورت کے پیش نظر بہت سی فرہنگیں سامنے آئیں۔ ان کتب لغات کو نہ صرف برصغیر میں پذیرائی ملی بل کہ خود اہل ایران نے بھی انھیں بنظر تحسین دیکھا:

> ''برصغیر پاکستان وہند میں فارسی فرہنگ نویسی کا آغاز اور مختلف ادوار میں اس کا بے مثال فروغ انھی تقاضوں کے پیش نظر ہوا۔ یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ اگرچہ اس فن کی ابتداء ایران میں ہوئی لیکن اس کی توسیع وترقی برصغیر کے اہل دانش کے ذوق علم وتجسس کی مرہون منت ہے۔ یہاں کے ماہرین لغت کی گراں قدر تالیفات خود اہل زبان کے لیے مشعل راہ بنیں اور آج ایران میں ان تالیفات کی روزافزوں اشاعت ان کی اہمیت اور برتری کی بیّن دلیل ہے۔''(۱)

برصغیر پاک وہند میں فارسی کی طرف التفات اور اس زبان کی ترویج وترقی میں اہل برصغیر کی کوششوں اور خدمات بالخصوص لغات سازی کا اعتراف فرہنگ نامہ جدید کے مولف نے اپنی فرہنگ کے مقدمے میں کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے:

> "ورفته رفته پاکستان بعد از ایران مهدومرکز زبان ادبیات فارسی شده وحتی زمانی هم در این زمینه بر ایران مقدم، ورواج شعر وادب فارسی در آن کشور ایران گردیده، ودر چنین زمان بود که مردمان آن کشور زبانِ فارسی بمثابهٔ زبان بومی تلقی کردند ودر محاورات روزانه به سهلی وآسانی زبان بومی بکار بردند وفضلاء وعلمای آن کشور بر جمع وتدوین لغات وکنایات و مصطلحات وامثال وحکم فارسی همت گماشتند. ودر تهذیب وترتیب قواعد صرف ونحو وبیان وعروض وقافیه ودیگر علوم لفظیهٔ فارسی جدوجهدی که نظیرش حتی در خود ایران هم دیده نمیشد مبذول داشتند.."(۲)

معاصر ایرانی فضلا کو بھی اہل برصغیر کی فارسی زبان وادب کے فروغ میں کی گئی کاوشوں کا اعتراف ہے۔لغت نگاری اور شاعروں کے تذکروں پر مشتمل کتب کی تالیف میں اہل برصغیر ایرانیوں سے بھی بڑھ گئے تھے۔چناں چہ سید علی رضا نقوی مولف فرہنگ جامع فارسی بانگلیسی واردو اس سلسلے میں رقم طراز ہے:

"مملکتِ ہندوستان میں (جس سے مراد اس لفظ کے قدیم معنی ہیں جس میں موجودہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش، تینوں ملک شامل ہیں) فارسی زبان وادب کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دی ہیں خاص طور پر لغت نگاری اور تذکرہ شعرا کے میدان میں وہ اس کام کا کئی گنا ہیں جو خود ایرانیوں نے اس بارہ میں انجام دیا ہے۔"(۳)

O

لغت مدارالافاضل اکبری عہد میں تالیف ہوا۔اس کے مولف کا نام اللہ داد فیضی سرہندی ہے۔اس کا نام الہ داد کے نام سے بھی روایت ہوا ہے۔مدارالافاضل کے علاوہ 'زبدۃ التواریخ' یا 'اکبرنامہ' بھی اسی کے قلم سے یادگار ہے۔(۴) مدارالافاضل کے عہد تالیف اور مقصد تالیف کے بارے میں تاریخ ادبیات پاکستان وہند کے مقالہ نگار نے یوں جان کاری دی ہے:

"اکبر کے عہد حکومت میں الہ داد فیضی سرہندی نے یہ لغت (مدارالافاضل) ۱۵۹۳ء/ ۱۰۰۱ھ میں تالیف کی۔ابوالفضل کی طرح مولف بھی علم لغت کی اہمیت کا معترف ہے اسے 'تاج جمع علوم' اور صراح ومہذب تمام علوم کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔اپنی کتاب کی تالیف کا مقصد حل لغات ابیات دقیقہ اور تحقیق لسان الشعراء میں مدد دینا قرار دیتا ہے۔یہ لغت عربی، فارسی اور ترکی کلمات پر مشتمل ہے جن کے ماخذ کے حوالے مولف نے بالتفصیل دیے ہیں۔اس نے عربی کلمات سے عقیدت مندی کا اظہار کرتے ہوئے انھیں 'افضل اللغات' سمجھ کر مقدم رکھا ہے۔۔۔ہر فصل میں عربی اور ترکی الفاظ کی علامات بالترتیب حروف ع، ف اور ت دی گئی ہیں۔مولف نے اعراب کی طرف بھی توجہ دی ہے اور بطور شواہد اشعار درج کیے ہیں۔"(۵)

چوں کہ اس دور میں فارسی زبان میں عربی الفاظ ومفردات کی بھرمار تھی اور مغلوں کی مادری زبان ترکی ہونے کی وجہ سے ترکی الفاظ بھی فارسی میں کثرت سے داخل ہو چکے تھے اس لیے مولفین لغات کو لامحالہ عربی وترکی الفاظ کو فارسی فرہنگوں میں شامل کرنا پڑتا تھا۔اس ضمن میں ذیل کا اقتباس دیکھیے:

"دوراول کی فرہنگ نویسی کا آغاز 'فرہنگ قواسی' سے ہوتا ہے۔۔۔زیر بحث فرہنگ میں عربی الفاظ کے تناسب کا یہ عالم ہے کہ اس پر فارسی کی بجائے عربی لغات کا شبہ ہوتا ہے۔"(۶)

مدارالافاضل اپنے وقت کی ایک جامع لغت ہے۔اس کا مولف شعروشاعری سے خصوصی شغف رکھتا تھا۔فارسی کے علاوہ عربی زبان کا بھی عالم تھا۔مدارالافاضل کی وجہ تسمیہ اور ترتیب کے بارے میں خود مولف کا بیان یوں ہے:

"چوں کہ یہ کتاب فضلا کے لیے معین ومددگار ہے اس لیے میں نے اس کا نام مدارالافاضل رکھا اور حروف تہجی کی ترتیب پر اٹھائیس ابواب رکھے اور ہر باب کو پھر حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا۔"(۷)

مدارالافاضل کو فارسی کے فاضل استاد سابق پرنسپل اورینٹل کالج ڈاکٹر محمد باقر نے ۱۹۵۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے چار جلدوں میں بہ اعانت شاہنشاہ ایران شائع کیا۔آغاز میں شاہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کی بڑی سی تصویر شامل ہے۔انتساب ایرانی دانشور آقا علی اصغر حکمت کے نام ہے۔جلد اول میں مولف کا تحریر کردہ مقدمہ عکسی نمونے کے ساتھ دیا گیا ہے۔ڈاکٹر محمد باقر نے بھی چودہ صفحوں پر مشتمل نہایت وقیع اور جامع مقدمہ فارسی اور انگریزی میں لکھا ہے جس کا اردو ترجمہ مقالے کے آخر میں دیا گیا ہے۔مدارالافاضل کی چاروں جلد کی ترتیب یوں ہے:

مدارالافاضل جلد اول: مدارالافاضل کی پہلی جلد کے کل ۴۵۲ صفحے ہیں۔یہ جلد الف تا ثاء تک کے حروف تہجی پر مشتمل ہے۔ہر حرف کے تحت شامل الفاظ کی تعداد درج ذیل ہے:

ا:۲۲۸۶	ب:۱۵۲۹
پ:۶۱۷	ت:۹۷۵
ث:۹۲	

کل الفاظ:۵۵۹۹

مدارالافاضل جلد دوم: جلد دوم ۶۰۲ صفحوں پر مشتمل ہے۔یہ جلد جیم تا شین ہے۔ہر حرف کی ذیل میں مندرج الفاظ کی تعداد یوں ہے:

ج:۵۳۱	چ:۴۴۴
ح:۴۳۴	خ:۹۷۱
د:۹۸۵	ذ:۹۹
ر:۶۶۵	ز:۴۹۷
ژ:۲۶	س:۱۰۵۶
ش:۷۸۱	

کل الفاظ:۶۴۸۹

مدارالافاضل جلد سوم: اس جلد کے کل صفحے ۵۰۲ ہیں۔یہ جلد حرف صاد تا گاف تک کے حروف تہجی کو محیط ہے۔ہر حرف کے تحت آنے والے الفاظ کی تعداد درج ذیل ہے:

ص:۳۰۸	ض:۸۳
ط:۲۹۶	ظ:۵۸
ع:۶۲۲	غ:۳۴۱
ف:۵۷۹	ق:۶۲۰
ک:۱۰۳۵	گ:۴۲۸

کل الفاظ:۴۳۷۰

مدارالافاضل جلد چہارم: مدارالافاضل کی چوتھی اور آخری جلد کے ۴۹۲ صفحے ہیں۔یہ جلد حرف لام سے شروع ہوتی ہے اور آخری حرف تہجی یعنی ی تک کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ہر حرف کی ذیل میں درج الفاظ کی تعداد اس طرح ہے:

ل:۳۴۵	م:۱۵۰۹
ن:۸۴۰	و:۳۲۵
ھ:۴۹۸	ی:۲۷۵

کل الفاظ:۳۷۹۲

O

اردو ترجمہ مقدمہ از ڈاکٹر محمد باقر

اللہ داد فیضی سرہندی کے بارے میں ہمارے پاس معلومات کا ذریعہ فقط اس کی اپنی تحریریں ہیں۔(۸)اس کے والد اسد العلماء علی شیر ایک عالم فاضل آدمی تھے۔(۹)صاحب **طبقات اکبری** نظام الدین احمد،فیضی سرہندی کے والد کے شاگردوں میں سے تھے۔اللہ داد کا تعلق سرہند سے تھا جہاں وہ اس ضلع کے ایک گاؤں کے مالک تھے۔وہ شیخ فرید بخاری سے وابستہ رہے(یہاں سے انھیں مرتضی خاں کا خطاب ملا) شیخ فرید بخشی الملکی کے منصب پر فائز تھے۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ شیخ اللہ داد مختلف معاملات میں شیخ فرید کے ہمراہ رہے۔شیخ اللہ داد نے 'اکبرنامہ' کے نام سے تاریخ نویسی کی۔یہ کتاب اس نے شیخ فرید کے حکم پر لکھی۔اس نے یہ کتاب بہ عمر ۳۶ سال لکھنا شروع کی اور''اس وقت ہی سے اس نے اپنے آپ کو سماجی خوشگواریوں اور دل بستگی کے لیے وقف کیے رکھا۔''

اس کے اپنے دعوے کے مطابق اس نے مہتر جوہر کی'ہمایوں شاہی' کی تالیف میں حصہ لیا تھا(ہمایوں شاہی تذکرۃ الواقعات کے نام سے زیادہ معروف ہے)جب شہنشاہ اکبر کو یہ بات معلوم ہوئی،اس نے اس کے

لیے پسندیدگی ظاہر کی اور شیخ اللہ داد کو بعض ہندی نگارشات کے فارسی میں ترجمہ کرنے کے لیے اپنی ملازمت میں لینے کا ارادہ ظاہر کیا۔

شیخ اللہ داد نے ناز و نیاز کے نام سے ایک عشقیہ مثنوی بھی لکھی۔

مدار الافاضل: یہ لغت شیخ اللہ داد نے شہنشاہ ہند جلال الدین محمد اکبر کے عہد میں سات ذوالحج ۱۰۰۱ ہجری (بمطابق ۴ ستمبر ۱۵۹۳) میں تالیف کیا۔ تکمیل لغت کی تاریخ کا مادہ ذیل کے اشعار سے برآمد ہوتا ہے جو کتاب کے آخر میں دیے گئے ہیں:

چون این نامه را خامۀ تیز رو

بپایان رساند از سر اختتام

پئی سال تاریخ او از قضا

خرد گفت فیضی بگو "فیض عام"

مولف نے کتاب کے مقدمے میں واضح کیا ہے کہ اگرچہ فارسی زبان کی مفید فرہنگیں دستیاب تھیں مگر ان میں سے کوئی بھی فارسی طلبہ کی مکمل تشفی نہیں کرتی تھی۔ بعض دوستوں اور مداحوں کی ترغیب پر اس نے ایک جامع لغت تیار کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور اس سلسلے میں ذیل کی عربی فارسی لغات پر انحصار کیا۔ وہ ان لغات کا متن میں بار بار حوالہ دیتا ہے:

۱۔ صراح: پورا نام الصراح من الصحاح ہے۔ یہ جوہری (۳۹۳ھ/۱۰۰۲ء) کی معروف کتاب صحاح کا خلاصہ ہے۔ اس میں فارسی مترادفات کا اضافہ شامل ہے۔ اسے ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بہ جمال قرشی نے تالیف کیا۔ یہ کتاب ۱۲۸۲ء/ ۶۸۱ھ میں کاشغر میں مکمل ہوئی۔ مولف نے ۷۰۰ھ بمطابق ۱۳۰۰ عیسویں میں اصل کتاب کی ایک اچھی نقل تیار کی۔

۲۔ مہذب الاسماء: یہ عربی اسما کا فارسی زبان میں وضاحت پر مبنی لغت ہے۔ اسے محمود بن عمر بن محمود بن منصور القاضی زنجی سجزی نے تالیف کیا۔ یہ کتاب اٹھائیس حصوں میں منقسم ہے۔ ہر حصہ مزید تین ابواب پر مشتمل ہے۔

۳۔۴۔ تاجین: (i) تاج المصادر، عربی مصادر کا لغت ہے جن کی وضاحت فارسی میں کی گئی ہے۔ اس کے مولف ابوجعفر احمد بن علی مقری بیہقی ہیں۔ ابوجعفر ۱۰۷۷ء/ ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۴۹ء/ ۵۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

(ii) تاج الاسامی، عربی فارسی لغت ہے۔ اس کے مولف کا نام متن میں کہیں بھی مذکور نہیں ہے مگر فریزر کے ہاتھ کی بنی فہرست میں یہ زمخشری یعنی ابوالقاسم محمود بن عمر متوفی ۵۳۸ھ کی طرف منسوب ہے، مگر معلوم نہیں اس نے

ایسا کس بتیا دپر کہا ہے۔یہ الفبائی ترتیب سے تالیف کیا گیا ہے اس طرح کہ لفظ کا پہلا حرف باب جب کہ آخری حرف فصل ہے۔

۵۔ **نصاب الصبیان:** یہ نوآموزوں کے لیے بحور پر مشتمل عربی فارسی لغت ہے۔اسے ابونصر فارابی مسعود نے تالیف کیا۔یہ مولف ۱۲۲۰ء/ ۶۱۷ھ کے آس پاس حیات تھا۔کتاب دوصد اشعار پر مشتمل ہے۔

۶۔ **ادات الفضلاء:** اس فرہنگ کو دہلی کے قاضی خان بدر محمد نے لکھا۔مولف اپنے نام کے ساتھ معروف بہ دھاروال لکھتا ہے۔یہ ۱۴۱۹ء/ ۸۲۲ھ میں لکھا گیا یعنی تیمور کے ہاتھوں دہلی کی فتح کے بیس سال بعد۔یہ ایک جامع لغت ہے۔پہلے حصے میں فارسی الفاظ جب کہ دوسرے میں محاورے ہیں۔الفاظ کی ترتیب الفبائی ہے۔کوئی مثال وغیرہ نہیں دی گئی۔

۷۔ **شرفنامۂ ابراھیمی:** یہ فارسی لغت ابراہیم قوام (قوامی) فاروقی نے لکھا۔اسے فرہنگ ابراہیمی اور شرفنامۂ احمد منیری بھی کہا جاتا ہے۔یہ ۱۴۵۸ء/ ۸۶۲ اور ۱۴۷۵ء/ ۸۷۹ کے درمیان لکھا گیا۔یہ معروف صوفی شیخ شرف الدین بن یحیٰ منیری کے اعزاز میں بنگال کے حاکم ابومظفر باربک شاہ کے عہد میں لکھا گیا۔الفاظ کے تلفظ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اوران کے معانی کی وضاحت معروف شعرا کے کلام کے حوالوں سے کی گئی ہے۔یہ کتاب کئی ابواب میں منقسم ہے اور ہر باب ایک فصل پر مشتمل ہے۔الفاظ پہلے اور آخری حرف کے اعتبار سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ترکی الاصل الفاظ فصل کے آخر میں دیے گئے ہیں۔

۸۔ **تحفۃ السعادت اسکندری:** یہ لغت فارسی سے فارسی میں ہے۔یہ ان تمام الفاظ کا احاطہ کرتا ہے جو فارسی شاعری میں استعمال ہوئے ہیں خواہ وہ الفاظ اصیل فارسی ہوں یا دری، پہلوی، ماوراءالنہری، عربی یا ترکی۔اسے محمود بن شیخ ضیا (یا ضیاءالدین محمد) نے تالیف کیا۔یہ ۱۰ صفر ۹۱۰ھ بمطابق ۲۳ جولائی ۱۵۰۴ عیسوی میں مکمل ہوا۔لغت سلطان اسکندر/اسکندر لودھی کو انتساب کیا گیا ہے جو ۱۵۱۷ء/ ۹۲۳ھ۔۱۴۸۹ء/ ۸۹۴ھ تک حکمران رہا۔یہ لفظ کے پہلے اور آخری حرف کے اعتبار سے الفبائی ترتیب کے ساتھ تالیف کیا گیا ہے۔اس کے انتیس ابواب ہیں اور ہر باب کی دو فصلیں ہیں۔پہلی فصل عام مفردات اور دوسری مرکبات پر مشتمل ہے۔

۹۔ **مؤید الفضلاء:** یہ فارسی کا بہت قابل قدر لغت ہے۔اسے شیخ محمد بن شیخ لاد دہلوی نے تالیف کیا۔بلوخ مان کے مطابق اس کی تکمیل ۱۵۱۹ء/ ۹۲۵ھ میں ہوئی۔یہ شاہنامہ، خمسہ نظامی، ستہ سنائی، خاقانی، انوری، ظہیر، عبہری، حافظ، سلمان، سعدی کے دواوین میں وارد الفاظ و محاورات کی تشریح پر مشتمل ہے۔یہ حصوں، ابواب اور فصول میں منقسم ہے۔

۱۰۔ **قنیۃ الفتیان:** یہ لغت شیخ صدرالدین بن بدرالدین نے اپنے بھانجے کی درخواست پر تالیف کیا۔یہ دوصد تیرہ اشعار پر مشتمل ہے۔

مذکورہ بالا تفاصیل سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ جن کتب کا شیخ اللہ داد نے حوالہ دیا ہے، وہ دنیا کے مشہور کتب خانوں میں موجود اور محفوظ ہیں۔ذیل میں ان عربی، فارسی اور ترکی لغات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا اکثر حوالہ دیا جاتا ہے، ان کتب حتیٰ کہ ان کے مخطوطوں تک بھی میری رسائی کسی لائبریری میں نہیں ہو سکی:

۱۔زفان گویا

۲۔ فرھنگ تیختری

۳۔ حل لغات الشعراء

موید الفضلاء اور تحفہ سعادت اسکندری کے مولف نے ان کے علاوہ ذیل کے فراموش کردہ ماخذ کو بھی برتا ہے۔یاد رہے کہ ان دو فاضل مولفین کی صاحب مدار الافاضل نے بہت تعریف کی ہے۔فراموش کردہ ماخذ یوں ہیں:

۱۔ نصیب الولدان	۲۔دستور و خلاصۂ پارسی از ضمیر
۳۔ دستور و فرھنگ فخر قواس	۴۔ فرھنگ علمی
۵۔ قنیۃ الطالبین	۶۔ موائد الفوائد
۷۔لسان الشعراء	۸۔طب حقائق الاشیاء

۹۔ فرھنگ علی نیک پی

ان میں سے زیادہ تر لغات اب موجود نہیں ہیں۔جو دستیاب ہیں وہ بھی فقط یورپ کی لائبریوں میں ہی موجود ہیں۔

اللہ داد فیضی نے معروف فرہنگ نویسوں سے استفادے کے علاوہ مدار الافاضل کی تالیف کے دوران میں ذیل کے مشہور شعرا اور ادیبوں کے خوب خوب حوالے/ اقتباسات دیے ہیں:

ابوعاصم، انوری، بھرامی، جامی، (سید) جعفر سرھندی، حافظ، خاقانی، خجستہ، خسرو دھلوی، خواجو کرمانی، (مولوی) رومی، ریاضی، سعدی، سلمان ساوجی، سوزنی، سیف اسفرنگ، شاہ ظاھر دکنی، شمس فخری، شھید بلخی، صباحی، ظھیر فاریابی، عزیزی، فرادی، قاسم کاھی، کسائی، کمال سپاھانی، مجلدی، معزی، مفلسی، منجیک، منصور شیرازی، میر شاھی، ناصر خسرو، ناصر شیرازی، نظامی گنجوی اور ھاتفی۔

ذیل میں مدار الافاضل کے دستیاب مخطوطوں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے جو دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود اور محفوظ ہیں:

۱۔پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور(پاکستان): رقم API ۱۳ مورخہ ۱۶۸۰ء/ ۱۰۹۱ھ
۲۔انڈیا آفس لائبریری لندن: رقم ۲۴۳۸ مورخہ ۱۶۹۴ء/ ۱۱۰۶ھ، (رقم ۲۷۷۲ متاثرہ نسخہ ہے)
۳۔پشاور یونیورسٹی (اسلامیہ کالج) لائبریری، پشاور (پاکستان) رقم ۱۳۰۲ مورخہ ۱۶۰۰ء/ ۱۰۰۹ھ
۴۔برٹش میوزیم لائبریری لندن: رقم ADD ۶۶۴۳ مورخہ ۱۷۷۱ء/ ۱۱۸۵
۵۔بولدین لائبریری، آکسفرڈ: رقم فریزر ۴۷، بدون تاریخ، رقم ۱۱ Caps.Or.B مورخہ ۱۷۸۹ء/ ۱۲۰۴ھ
۶۔اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور: رقم ۷۹۵ (اغلباً مولف کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی)
۷۔بہار لائبریری، بردوان (انڈیا): رقم ۴۳۵، بدون تاریخ، بظاہر انیسویں صدی کی۔
۸۔آستانہ قدس رضوی لائبریری، مشہد۔رقم ۴۴۔بدون تاریخ، نامکمل۔
۹۔ذاتی کاپی (نمبر ۵۰) ابتدائی گیارویں صدی ہجری کا نسخہ۔
۱۰۔اسٹاک سائنس اکادمی لائبریری، سٹالن آباد (یوایس ایس آر) رقم ۵۴۴ ب س ن، رقم ۱۹۹۸ مورخہ ۱۷۰۹ء/ ۱۱۲۱ھ۔

مجھے خوشی ہے کہ مدارالافاضل کی تدوین کے وقت مذکورہ بالا مخطوطوں میں سے نمبر ایک تا تین اور نو میرے پاس موجود تھے۔اس کے علاوہ نسخہ نمبر ۴ کی مائیکروفلم بھی میرے پاس تھی۔میرے پاس سب سے قدیم نسخہ (یعنی نسخہ نمبر تین) پشاور یونیورسٹی کا تھا اور غالباً یہ مولف کی زندگی ہی میں لکھا گیا مگر یہ نسخہ کامل نہیں ہے۔اس لیے مجھے پنجاب یونیوٹی لائبریری میں موجود مخطوطے کو اساسی مخطوطے کے طور پر استعمال کرنا پڑا۔اختلافات کی صورت میں ذیل کے نسخوں کی طرف رجوع کیا:

الف۔(i) انڈیا آفس لائبریری میں موجود نسخہ
(ii) برٹش میوزیم لائبریری میں موجود نسخہ
(iii) پشاور یونیورسٹی لائبریری میں موجود نسخہ
(iv) ذاتی نسخہ

مدارالافاضل کا اردو ترجمہ

انڈیا آفس لائبریری میں مدارالافاضل کا اردو ترجمہ تین جلدوں میں موجود ہے۔یہ مخطوطے کی شکل میں حرف کاف تک ہے۔فہرست نگار اتھے نے اس ضمن میں ذیل کی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

رقم ۲۶۷

مدارالافاضل کے اردو ترجمے کی پہلی جلد بغیر کسی پیش لفظ کے فوراً باب الف سے شروع ہوتی ہے اور یہ جیم تک ہے۔یہ پورے لغت کا تقریباً ایک چوتھائی ہے۔مورخہ: ۲ رمضان ۱۱۸۷ ہجری (سات دسمبر ۱۷۷۳)

رقم ۱۶۵۰

اسی ہندوستانی ترجمے کی دوسری جلد حرف حاء سے شروع ہوتی ہے اور شین پر ختم ہوتی ہے۔
یہ مورخہ المحرم ۱۱۸۸ھ (مارچ ۲۴، ۱۷۷۴ء) ہے۔ یہ نسخہ مقصود آباد میں برائے مسٹر چاندلر لکھا گیا۔

رقم ۱۵۰۲

اسی اردو ترجمے کی تیسری جلد حرف صاد سے شروع ہوتی ہے اور یہ حرف کاف تک ہے۔
یہ مرقومہ سات ربیع الثانی ۱۱۸۸ ہجری (سترہ جون ۱۷۷۴ء) ہے۔ یہ نسخہ بھی اسی ہاتھ سے مقصود آباد میں مسٹر چاندلر کے لیے لکھا گیا۔

مدارالافاضل کی ترتیب: مدارالافاضل بنیادی طور پر الفبائی ترتیب سے تالیف کیا گیا ہے۔ پہلے اور آخری حرف کے اعتبار سے یہ اٹھائیس ابواب میں منقسم ہے اور ہر باب حروف ہجا میں سے ایک حرف کے بارے میں ہے۔اس کے علاوہ عربی الفاظ فارسی اور ترکی الفاظ سے پہلے شامل ہوئے ہیں۔ یہ ترتیب مشکلات کا باعث ہے اور یوں کتاب کو آسانی سے بطور حوالہ استعمال کرنے میں مانع ہے۔ میں نے دوران تدوین میں اس ترتیب کو جدید قاموسی قواعد کے مطابق کر دیا ہے اور یوں اس کا استعمال عام قاری کے لیے آسان ہو گیا ہے۔ اب عربی، فارسی اور ترکی الفاظ ایک ہی جگہ دیے گئے ہیں البتہ ان میں الفبائی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اصل کتاب میں عربی الفاظ کے آگے 'ع'، فارسی الفاظ کے آگے 'ف' اور ترکی الفاظ کے آگے 'ت' لکھا ہوا ہے۔

اصل کتاب میں ذیل کے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ بھی گڈمڈ ہیں:

۱۔	أ	اور	ء
۲۔	ب	اور	پ
۳۔	ج	اور	چ
۴۔	ز	اور	ژ
۵۔	ک	اور	گ

تدوین کرتے وقت انھیں بھی احتیاط سے الفبائی ترتیب میں کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اصطلاحات جو لفظ "این" سے شروع ہوتی ہیں، انھیں اس حرف کے ذیل میں اور اس جگہ پر درج کیا گیا جس سے وہ اصطلاح بنیادی طور پر متعلق ہے۔ بطور مثال: این هفت رصد. اور این عیسی هر درد.

انھیں باب الف سے باب ع اور باب ھ میں یوں لکھ دیا گیا ہے:

(این) عیسی هر درد　　　(این) هفت رصد

بعض اوقات صاحب مدارالافاضل نے کسی لفظ کے آگے اس کا معنی یا حرکات کے لیے مثلہ لکھ دیا ہے جس سے اس کی مراد یہ ہے کہ اس کا معنی یا حرکات سابق لفظ کی طرح ہیں۔چوں کہ الفاظ کی ترتیب بدل گئی ہے،ترتیب نو کے وقت اس لیے سابق لفظ کی طرف مراجعت کے لیے حاشیہ دیا گیا ہے تا کہ اصل کتاب میں موجود الفاظ کی تصحیح ہو جائے قوسین[ ] میں لکھے گئے الفاظ مدوین کنندہ کی طرف سے ہیں۔(۱۰)

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند،جلد سوم،،پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۷۲ء،ص ۳۸۶

(۲) رازی،فیروزالدین،فرہنگ نامہ جدید،مقدمہ نقلاً عن تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند،جلد سوم،ص ۳۸۷

(۳) فرہنگ جامع فارسی با انگلیسی واردو،ڈکٹر سید علی رضا نقوی،نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد،پیش لفظ (۱۳۸۲)

(۴) مقالات احسن،مرتبین آفتاب اصغر و معین نظامی،شعبہ فارسی،یونیورسٹی اورینٹل کالج،لاہور،۱۹۹۹ء،ص ۳۸۴

(۵) تاریخ ادبیات پاکستان وہند،جلد چہارم،،پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۷۲ء،ص ۴۶_۸۴۵

(۶) تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند،جلد سوم،،پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۷۲ء،ص ۳۸۹

(۷) مقدمہ از مولف مدارالافاضل،پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۵۹ء

(۸) صاحب نزهة الخواطر نے سرہندی فیضی کے بارے میں یہ اطلاع بہم پہنچائی ہے:

عالم فاضل اور مشہور لغت دان الہ داد بن علی شیر سرہندی کا شمار شعر ولغت کے نمایاں علما میں ہوتا ہے۔ان کی تصانیف قابل قدر ہیں جن میں سے ایک عربی،فارسی اور ترکی الفاظ پر مشتمل لغت بھی ہے۔آپ اس لغت کی تصنیف سے ۱۰۰۱ھ میں فارغ ہوئے۔فارسی میں شعر کہتے تھے اور فیضی لقب تھا۔ان کے والد اسد العلماء کے نام سے معروف تھے،علی شیر قانع نے تحفۃ الکرام میں لکھا ہے:وہ قبیلۂ انصار میں سے تھے۔

نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر،عبدالحی بن فخر الدین الحسنی،ج/۴،ص ۳۹۰۔دار ابن حزم،بیروت،لبنان(۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

(۹) صاحب نزھۃ الخواطر نے سرہندی فیضی کے والد اسد العلماء کا تعارف یوں کروایا ہے:

شیخ علی شیر سرہندی ایک صالح آدمی ہیں۔ آپ سرہند میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی، اپنے زمانے کے اساتذہ سے کسب فیض کیا پھر مشائخ کی صحبت اختیار کی اور ان سے معروف سلاسل میں بیعت ہوئے، آخر الامر ان پر سلسلہ قادریہ غالب آگیا، آپ کی وفات ۸۵ ۷ھ میں ہوئی جیسا کہ گلزار ابرار میں بیان ہوا ہے۔

نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، عبدالحی بن فخر الدین الحسنی، ج/۵، ص۴۹۹ ۔ دار ابن حزم، بیروت، لبنان (۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

(۱۰) مقدمہ مدار الافاضل از مدون ڈاکٹر محمد باقر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۵۹ء

✿✿✿